حضرت ام ابیہا فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی حدیثیں

<"xml encoding="UTF-8?>

1. عبادت میں خلوص کے فوائد

قالت فاطمة الزهراء سلام الله عليها: من أصعد إلى الله خالص عبادته، أهبط الله عزوجل إليه أفضل مصلحته.
فرمایا: جو شخص اپنی خالص عبادت خداوند متعال کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے (اور صرف اس کی رضا کے لئے عمل کرتا ہے) خدا بھی اپنی بہترین مصلحتیں اس پر نازل فرماکر اس کے حق میں قرار دیتا ہے.
تحف العقول ص۹۶۰

2. آل محمد کی محبت میں مرنا شہادت ہے

عَنْ فَاطِمَةُ بِنْتَ مذوسَى بْن ر جَعْفَر (ع)... عَنْ فَاطِمَةَ بِنْت ِرَسُول ِاللّهِ صَلَّی اللّه عَلَیه ِوَ آلِهِ وِ سَلَّمَ ، قالَتْ (سلام الله عليها): قَالَ رَسُولُ اللّه ِصَلَّی اللّه ِعَلَیه ِوَ آلِه ِوَ سَلَّمَ : «ألا مَنْ ماتَ عَلی حُبِّ آل ِمُحَمَّد ماتَ شَهِیداً.
حضرت فاطمہ معصومہ (س) حضرت امام صادق (ع) کی بیٹی سے ایک روایت نقل کرتی ہیں جس کا سلسلہ سند حضرت فاطمہ زہرا (س) تک پہنچتا ہے ... حضرت زهراء (س) فرماتی ہیں کہ حضرت رسول اکرم (ص) نے فرمایا: «آگاہ رہو ! جو شخص آل محمّد کی محبت کے ساتھ مرے وہ شہید مرا ہے.
عوالم العلوم، ج ۲۱، ص ۳۵۳

3. حبدار علی (ع) سعادتمند و خوشبخت ہے

قالَتْ (سلام الله عليها): ان السعيد، كل السعيد، حق السعيد من أحب عليا فى حياته و بعد موته
فرمایا: بے شک حقیقت اور اور مکمل سعادتمند شخص وہ ہے جو امام علی علیہ السلام سے آپ (ع) کی حیات میں اور بعد از حیات، محبت رکھے.
شرح نهج البلاغه ج 2، ص 449 مجمع الزّوائد: ج 9، ص 132

4. آل محمد (ص) کا تعارف

قالَتْ (سلام الله عليها): نحن وسيلته فى خلقه و نحن خاصته و محل قدسه و نحن حجته فى غيبه و نحن ورثه

أنبيائه
فرمایا: ہم اہل بیت رسول خدا (ص) خدا کے ساتھ مخلوقات کے ارتباط کا وسیلہ ہیں؛ ہم خدا کی برگزیدہ ہستیاں ہیں اور نیکیوں کا مقام اعلی ہیں، ہم خدا کی روشن دلیلیں ہیں اور انبیاءُاللہ کے وارث ہیں.
(شرح نهج البلاغه ج 16 ، ص 211)

5. قرآنی سورتوں کی تلاوت کا ثواب

قالَتْ (سلام اللہ علیہا): قارِیءُ الحدید، و اذا وقعت، و الرحمن، یدعی فی السموات و الارض، ساکن الفردوس
فرمایا: سورۃ الحدید، سورۃ الواقعه اور سورۃ الرحمن کی تلاوت کرنے والے لوگ آسمانوں اور روئے زمین پر جنتی کہلاتے ہیں.
(کنزالعمال ، ج 1 ، ص582)

6. بہترین و اور قابل قدرترین افراد

قالَتْ (سلام اللہ علیہا): خیارکم الینکم مناکبة و اکرمهم لنسائهم
فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو لوگوں کا سامنا کرتے وقت زیادہ نرم اور زیادہ مہربان ہو اور تم میں سے بہترین مرد وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ زیادہ مہربان اور زیادہ بخشنے والے ہوں.
(دلال الامامه ص76 و کنزالعمال ، ج 7، ص225)

7. مؤمنین کے لئے پسندیدہ چیزیں

قالَتْ (سلام اللہ علیہا): حبب الی من دنیاکم ثلاث: تلاوة کتاب اللہ و النظر فی وجه رسول و الانفاق فی سبیل اللہ
فرمایا: تمہاری دنیا میں میری پسندیدہ چیزیں تین ہیں :
1- تلاوت قرآن
2- رسول خدا (ص) کیے چہرہ مبارک کی طرف دیکھنا اور
3- خدا کی راہ میں انفاق و خیرات کرنا.
(وقایع الایام خیابانی، جلد صیام، ص295)

8. اہل بیت (ع) کی اطاعت و امامت کے فوائد

قالَتْ (سلام الله علیها): فجعل الله...اطاعتنا نظاما للملة و امامتنا أمانا للفرقة
فرمایا: خدا نے ہم اہل بیت کی اطاعت و پیروی امت اسلامی کو سماجی نظم کا سبب قرار دیا ہے اور ہماری امامت و رہبری کو اتحاد و یکجہتی کا سبب اور تفرقے سے امان قرار دیا ہے.
(بحار الانوار، ج 43، ص 158)

9. ایمان اور نماز کے فوائد

قالَتْ (سلام الله علیها): فجعل الله الایمان تطهیرا لکم من الشرك ، و الصلاة تنزیها لکم عن الکبر
فرمایا: خدائے تعالی نے ایمان کو تمہارے لئے شرک سے پاکیزگی کا سبب قرار دیا اور نماز کو تکبر اور خودخواہی اور خودپرستی سے دوری کا عامل.
(احتجاج طبرسی،ج1،ص258)

10.امام کي مثال کعبہ کي مثال ہے

قالَتْ (سلام الله علیها): مَثَلُ الإمام مَثل الكَعبة إذ تُؤتي وَ لا تَأتي
حضرت فاطمہ زہرا (علیہا السلام) نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ (ص) نے فرمایا: امام، کعبہ کی مانند ہے لوگوں کو امام کی جانب جانا اور رجوع کرنا پڑتا ہے جبکہ امام کسی کے پاس نہیں جاتا (لوگوں کو امام کی خدمت میں حاضرہوناپڑتا ہے چنانچہ امام کے اپنے پاس آنے کی توقع نہیں کرنی چاہئے).
(بحار الانوار ، ج 36 ، ص 353)

11.صبر و جہاد کی ثمرات

قالَتْ (سلام الله علیها): جعل الله ... الجهاد عز للإسلام، و الصبر معونة علي استیجاب الأجر
فرمایا: خداوند متعال نے جہاد کو اسلام کی عزت و ہیبت کا سبب اور صبر و استقامت کو حق تعالی کے انعام و جزا کے استحقاق کا باعث قرار دیا ہے.
(احتجاج طبرسی، ج 1، ص 258)

12.ایمان و عدل کی ثمرات

قالَتْ (سلام اللہ علیها): فَفَرَضَ اللّهُ الایمانَ تَطهیرا مِنَ الشِّرکِ... وَ العَدلَ تَسکینا لِلقُلوبِ
فرمایا: خداوند متعال نے ایمان کو شرک سے پاکیزگی کے لئے واجب کیا اور ... عدل و انصاف کو قلوب کی تسکین کے لئے.
(من لایحضره الفقیه، ج 3، ص 568)

13.علي (ع) فرشتوں کے بھي قاضي

عن عَبْدُ اللّهِ بْنِ مَسْعُود، فالَ: أتَیْتُ فاطِمَةَ صَلَواتُ اللّهِ عَلَیْها، فَقُلْتُ: أیْنَ بَعْلُكِ؟ فَقالَتْ (علیها السلام): عَرَجَ بِهِ جِبْرئیلُ إلَی السَّماءِ، فَقُلْتُ: فیما ذا؟ فَقالَتْ: إنَّ نَفَراً مِنَ الْمَلائِكَةِ تَشاجَرُوا فی شَیْیء، فَسَألُوا حَكَماً مِنَ الْآدَمِیّینَ، فَأَوْحیَ اللّهُ إلَیْهِمْ أنْ تَتَخَیَّرُوا، فَاخْتارُوا عَليِّ بْنِ أبي طالِب (علیه السلام).
عبد اللّہ بن مسعود کہتے ہیں: ایک روز میں حضرت فاطمہ زہراء (س) کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: آپ کے خاوند (علی علیہ السلام) کہاں ہیں؟
فرمایا: جبرئیل کے ہمراہ آسمانوں کی جانب عروج کرکے گئے ہیں.
میں عرض کیا: کس مقصد کی لئے؟
فرمایا: ملائكة اللہ کے درمیان نزاع واقع ہوا ہے اور انہوں نے اللہ سے التجا کی ہے کہ انسانوں میں سے ایک فرد ان کے درمیان فیصلہ اور قضاوت کرے؛ چنانچہ خداوند متعال نے فرشتوں کو وحی بھیجی اور ان کو قاضی کے انتخاب کا اختیار دیا اور انہوں نے حضرت علیّ بن ابی طالب (علیہ السلام) کا انتخاب کیا.
اختصاص شیخ مفید: ص 213، س 7، بحارالأنوار: ج 37، ص 150، ح 15.

14.امام علی علیہ السلام کا تعارف

قالَتْ (علیها السلام): وَهُوَ الإمامُ الرَبّانی، وَالْهَیْكَلُ النُّورانی، قُطْبُ الأقْطابِ، وَسُلالَةُ الاْطْیابِ، النّاطِقُ بِالصَّوابِ، نُقْطَةُ دائِرَةِ الإمامَةِ.
فرمایا: علی ابن ابی طالب علیہ السلام الہی پیشوا، نور اور روشنی کا پیکر، تمام موجودات اور عارفین کا مرکز توجہ اور طاہرین و طیبین کے خاندان کے پاک و طیب فرزند ہیں؛ حق بولنے والے متکلم ہیں (بولتے ہیں تو حق بولتے ہیں)، اور ہدایت دینے والے راہنما ہیں؛ وہ امامت و قیادت کا مرکز و محور ہیں.
ریاحین الشّریعة: ج 1، ص 93.

15.محمد و علی امت کے باپ

قالَتْ (علیها السلام): أبَوا هِذِهِ الاُمَّةِ مُحَمَّدٌ وَ عَلیٌّ، یُقْیمانِ أَوَدَّهُمْ، وَ یُنْقِذانِ مِنَ الْعَذابِ الدّائِمِ إنْ أطاعُوهُما، وَ یُبیحانِهِمُ النَّعیمَ الدّائم إنْ واقَفُوهُما.
فرمایا: حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم اور علیؑ علیہ السلام دونوں، اس امت کے باپ ہیں اور اگر اہل امّت ان کی پیروی کریں تو وہ (دو باپ) ہرگز انہیں دنیاوی انحرافات کا شکار نہیں ہونے دیں گے اور انہیں آخرت کے دائمی عذاب سے نجات دیں گے اور انہیں جنت کی فراوان نعمتوں سے بہر مند کردیں گے.
تفسیر الإمام العسکری (علیه السلام): ص 330، ح 191، بحارالأنوار: ج 23، ص 259، ح 8.

16.شیعیان اہل بیت کے حق میں سیدہ کی دعا

قالَتْ (سلام الله علیها): إلهی وَ سَیِّدی، أسْئَلُكَ بِالَّذینَ اصْطَفَیْتَهُمْ، وَ بِبُکاءِ وَلَدَیَّ فی مُفارِقَتی أَنْ تَغْفِرَ لِعُصاةِ شیعَتی، وَشیعَةِ ذُرّیتَی.
فرمایا: خداوندا! تیرے برگزیدہ (منتخب) اولیاء اور مقربین کے صدقے اور تجھے میری شہادت کے بعد میری جدائی میں میرے بچوں کے گریہ و بکاء کے واسطے، التجاء کرتی ہوں کہ تو میرے اور میری اولاد کے گنہگار شیعوں کے گناہ بخش دے.
کوکب الدّریّ: ج 1، ص 254.

17.شیعہ کون ہے؟

قالَتْ (سلام الله علیها): شیعَتُنا مِنْ خِیارِ أهْلِ الْجَنَّةِ وَکُلُّ مُحِبّینا وَ مَوالی اَوْلیائِنا وَ مُعادی أعْدائِنا وَ الْمُسْلِمُ بِقَلْبِهِ وَ لِسانِهِ لَنا.
فرمایا: ہمارے شیعہ اور پیروکار اور اسی طرح ہمارے محبین اور ہمارے دوستوں کے دوست اور ہمارے دشمنوں کے دشمن اور قلب و زبان کے ذریعے ہمارے سامنے سرتسلیم خم کرنے والے لوگ جنتیوں میں بہترین افراد ہونگے.
بحارالأنوار: ج 68، ص 155، س 20، ضمن ح 11.

18.اگر بے گناہ مبتلا نہ ہوتے بددعا دیتی

قالَتْ (سلام الله علیها): وَاللّهِ یَابْنَ الْخَطّابِ لَوْلا أنّی أکْرَهُ أنْ یُصیبَ الْبَلاءُ مَنْ لا ذَنْبَ لَهُ، لَعَلِمْتَ أنّی سَأُقْسِمُ عَلَی اللّهِ ثُمَّ أجِدُهُ سَریعَ الأجابَةِ.
فرمایا: اے خطّاب کے بیٹے! قسم خدا کی، اگر میں ناپسند نہ کرتی که خدا کا عذاب کسی بے گناہ پر نازل ہو جائے

خداوند عالم کو قسم دیتی اور بددعا دیتی اور تم دیکھ لیتے کہ میری دعا کتنی جلد قبول ہوتی ہے. (1)
اصول کافی: ج 1، ص 460، بیت الأحزان: ص 104، بحارالأنوار: ج 28، ص 250، ح 30

19.میں ہرگز تم سے نہ بولوں گی

قالَتْ (سلام اللہ علیہا): وَاللّهِ! لا كَلَّمْتُكَ أبَداً، وَاللّهِ! لاَدْعُوَنَّ اللّهَ عَلَيْكَ فى كُلِّ صَلوة.
سیدہ کے گھر پر حملہ ہؤا تو آپ نے خلیفہ اول سے مخاطب ہوکر فرمایا: خدا کی قسم! ابد تک تم سے نہ بولوں گی؛ خدا کی قسم ہر نماز میں تمہیں بددعا دیتی رہوں گی.(2)
صحیح مسلم: ج 2، ص 72، صحیح بخاری: ج 6، ص 176.

20.تم نےمجھے ناراض و غضبناک کیا ہے

قالَتْ (سلام اللہ علیہا): إنّى أُشْهِدُ اللّهَ وَ مَلائِكَتَهُ، أنَّكُما اَسْخَطْتُمانى، وَ ما رَضيتُمانى، وَ لَئِنْ لَقيتُ النَبِيَّ لأشْكُوَنَّكُما إلَيْهِ.
[جب خلیفہ اول و دوئم سیدہ (س) کی عیادت کے لئے آئے تو (آپ (س) نے حدیث نبوی «من اسخط فاطمة فقد اسخطنی... » کی صحت کا اقرار لینے کے بعد] فرمایا: میں خدا اور اس کے فرشتوں کو گواہ بناتی ہوں کہ تم نے مجھے غضبناک کیا اور تم نے مجھے خوشنود نہ کیا اور جب میں رسول اللہ (ص) سے ملوں گی آپ (ص) سے تم دونوں کی شکایت کروں گی.
بحارالأنوار: ج 28، ص 303، صحیح مسلم: ج 2، ص 72، بخاری: ج 5، ص 5.

21.عہدشکن میری میت پر نماز نہ پڑھیں

قالَتْ (سلام اللہ علیہا): لا تُصَلّى عَلَيَّ اُمَّةٌ نَقَضَتْ عَهْدَ اللّهِ وَ عَهْدَ أبى رَسُولِ اللّهِ فى أمير الْمُؤمنينَ عَليّ، وَ ظَلَمُوا لى حَقىّ، وَ أخَذُوا إرْثى، وَ خَرقُوا صَحيفَتى اللّتى كَتَبها لى أبى بِمُلْكِ فَدَك.
فرمایا: وہ لوگ جنہوں نے امیرالمؤمنین علیّ (علیہ السلام) کے بارے میں خدا اور میرے والد رسول خدا (ص) کے ساتھ کیا ہوا عہد توڑا اور میرے حق میں ظلم کا ارتکاب کیا اور میرے ارث کو غصب کیا اور جنہوں نے میرے لئے وہ صحیفہ پھاڑ ڈالا جو میرے والد نے فدک کے سلسلے میں میرے لئے لکھا تھا وہ میری میت پر نماز نہ پڑھیں.
بیت الأحزان: ص 113، کشف الغمّة: ج 2، ص 494.

22.غدیر کے بعد کوئی عذر نہ رہا

قالَتْ (سلام الله علیها): إلَیْکُمْ عَنّي، فَلا عُذْرَ بَعْدَ غَدیرِکُمْ، وَ الأَمْرُ بعد تقْصیرکُمْ، هَلْ تَرَكَ أبی یَوْمَ غَدیرِ خُمّ لاِحَد عُذْراً.
مہاجرین و انصار سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: مجھ سے دور ہوجاؤ اور مجھے اپنے حال پر چھوڑو اتنی ساری بے رخی اور حق سے چشم پوشی کے بعد، تمہارے لئے اب کوئی عذر باقی نہیں رہا ہے۔ کیا میرے والد نے غدیر خم میں (اپنے جانشین کا تعین کرکے اور مسلمانوں کو اس امر پر گواہ بنا کر) تمہارے لئے کوئی عذر باقی نہیں چھوڑا ہے؟
خصال: ج 1، ص 173، احتجاج: ج 1، ص 146.

23.ایمان، نماز، زکواۃ، روزے اور حج کے ثمرات

قالَتْ (سلام الله علیها): جَعَلَ اللّهُ الاْیمانَ تَطْهیراً لَکُمْ مِنَ الشّـِرْكِ، وَ الصَّلاةَ تَنْزیهاً لَکُمْ مِنَ الْکِبْرِ، وَ الزَّکاةَ تَزْکِیَةً لِلنَّفْسِ، وَ نِماءً فِی الرِّزقِ، وَ الصِّیامَ تَثْبیتاً لِلاْخْلاصِ، وَ الْحَّجَ تَشْییداً لِلدّینِ
فرمایا: خداوند سبحان نے ایمان و اعتقاد کو شرک سے طهارت اور گمراهیوں و شقاوتوں سے نجات قرار دادیا اور نماز کو خضوع اور انکسار اور ہرگونہ تکبر سے پاکیزگی قرار دیا ہے اور زکواۃ (و خمس) کو تزکیہ نفس اور وسعت رزق کا سبب گردانا ہے اور روزے کو ارادے میں استقامت اور اخلاص کے لئے لازم قرار دیا ہےاور حجّ کو شریعت کی بنیادیں اور دین کی اساس کے استحکام کی خاطر واجب کیا ہے.
ریاحین الشّریعة: ج 1، ص 312، فاطمة الزّهراء (س) ص 360، خطبه آنحضرت. احتجاج طبرسی، ج 1.

24.میں سب سے پہلے اپنے والد سے ملحق ہونگی

قالَتْ (سلام الله علیها): یا أبَا الْحَسَنِ! إنَّ رَسُولَ اللّهِ (صلی الله علیه وآله وسلم) عَهِدَ إلَیَّ وَ حَدَّثَنی أنّی اَوَّلُ أهْلِهِ لُحُوقاً بِهِ وَ لا بُدَّ مِنْهُ، فَاصْبِرْ لاِمْرِاللّهِ تَعالی وَ ارْضَ بِقَضائِهِ.
فرمایا: اے ابا الحسن! بے شک رسول اللہ (ص) نے میرے ساتھ عہد باندھا ہے اور مجھے خبر دی ہے کہ: مین آپ (ص) کے خاندان میں سپ سے پہلے اآپ سے جا ملوں گی اور اس عہد سے کوئی گریز نہیں ہے، پس صبر کا دامن تھام کے رکھنا اور اللہ کی قضا و قدّر پر راضی ہونا.
بحارالأنوار: ج 43، ص 200، ح 30.

25.سیده (س) اور آپ کے والد (ص) پر تین روز تک سلام کا ثمره

قالَتْ (سلام اللہ علیھا): مَنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ اَوْ عَلَيَّ ثَلاثَةَ أيّام أوْجَبَ اللّهُ لَهُ الجَنَّةَ، قُلْتُ لَها: فی حَیاتِهِ وَ حَیاتِكِ؟ قالَتْ: نعَمْ وَ بَعْدَ مَوْتِنا.
فرمایا: جو شخص میرے والد ۔ رسول خدا (ص)۔ اور مجھ پر تین روز تک سلام بھیجے خدا اس پر جنت واجب کردیتا ہے۔
راوی کہتا ہے: میں نے عرض کیا یہ سلام آپ اور آپ کے والد (ص) کے ایام حیات کے لئے ہے؟
سیده (س) نے فرمایا: ہمارے ایام حیات اور ہماری موت کے بعد کے لئے ہے.
بحارالأنوار: ج 43، ص 185، ح 17.

26.علی (ع) نے فریضۂ الٰہی پر عمل کی

قالَتْ (سلام اللہ علیھا): ما صَنَعَ أبُو الْحَسَنِ إلاّ ما كانَ يَنْبَغی لَهُ، وَ لَقَدْ صَنَعُوا ما اللّهُ حَسيبُهُمْ وَ طالِبُ2هُمْ.
فرمایا:جو کچھ علی علیہ السلام نے - رسول اللہ کی تدفین اور بیعت کے سلسلے میں – سرانجام دیا وہ خدا کی جانب سے مقرره فریضہ تھا اور جو کچھ دوسروں نے سرانجام دیا خداوند متعال ان کا احتساب کرکے انہیں سزا دے گا.
الإمامة والسّیاسة: ص 30، بحارالأنوار: ج 28، ص 355، ح 69.

27.خواتین کے لئے کون سی چیز بہتر ہے؟

قالَتْ (سلام اللہ علیھا): خَیْرٌ لِلِنّساءِ أنْ لا یَرَیْنَ الرِّجالَ وَ لا یَراهُنَّ الرِّجالُ.
فرمایا: عورت کی شخصیت کی حفاظت کے لئے بہترین عمل یہ ہے کہ (غیر) مرد کو نہ دیکھے اور (غیر) مرد بھی اسے نہ دیکھیں.
بحارالأنوار: ج 43، ص 54، ح 48.

28.یاعلی مجھے ہرگز نہ بھولنا

قالَتْ (سلام اللہ علیھا): أوُصيكَ یا أبَا الْحَسنِ أنْ لا تَنْسانی، وَ تَزُورَنی بَعْدَ مَماتی.
بي‌بي سیده (س) نے اپنی وصیت کے ضمن میں فرمایا: اے ابالحسن! میں آپ کو وصیت کرتا ہوں کہ میری موت کے بعد کے بعد مجھے کبھی نہ بھولنا اور میری زیارت و دیدار کے لئے میری قبر پر آیا کرنا.
زهرة الرّیاض ۔ کوکب الدّری: ج 1، ص 253.

29.خواتین کی میت بھی نامحرموں کی نظروں سے محفوظ ہو

قالَتْ (سلام اللہ علیھا): إنّی قَدِاسْتَقْبَحْتُ ما یُصْنَعُ بِالنِّساءِ، إنّهُ یُطْرَحُ عَلیَ الْمَرْئَةِ الثَّوبَ فَیَصِفُها لِمَنْ رَأی، فَلا تَحْمِلینی عَلی سَریر ظاهِر، اُسْتُرینی، سَتَرَکِ اللّهُ مِنَ النّارِ.
سیدہ علیہاالسلام نے اپنی عمر مبارک کے آخری ایام میں اسماء بنت عمیس سے مخاطب ہوکر فرمایا: میں یہ عمل بہت ہی برا اور بھونڈا سمجھتی ہوں کہ لوگ خواتین کی موت کے بعد ان کی میت پر چادر ڈال اس کی تشییع کریں اور قبرستان تک لے جائیں اور بعض لوگ ان کے اعضاء اور بدن کے حجم کا مشاہدہ کرکے دوسروں کے لئے حکایت کریں چنانچہ میری میت کو ایسی چارپائی یا تختے کے اوپر مت رکھنا جس کے ارد گرد بدن چھپانے کا انتظام نہ ہو اور اس پر ایسا وسیلہ نہ ہو جو لوگوں کے تماشے کے لئے رکاوٹ ہو. اور پورے پردے میں میری میت کی تشییع کرنا خداوند متعال تمہیں دوزخ کی آگ سے مستور و محفوظ رکھے.
تهذیب الأحکام: ج1، ص 429، کشف الغمّه: ج 2، ص 67، بحار:ج 43، ص 189،ح 19.

30.پردہ حتی نابینا مردوں سے

قالَتْ (سلام اللہ علیھا): ... إنْ لَمْ یَکُنْ یَرانی فَإنّی أراهُ، وَ هُوَ یَشُمُّ الریح.
[ایک روز ایک نابینا آدمی داخل ہوا تو حضرت زہراء (علیہا السلام) نے پردہ کیا. رسول اکرم (ص) نے فرمایا: جان پدر! یہ شخص نابینا ہے اور دیکھتا نہیں ہے تو عرض کیا] اگر وہ مجھے نہیں دیکھتا تو میں تو اسے دیکھتی ہوں! اور پھر یہ کہ وہ ہوا میں عورت کی بو سونگھ سکتا ہے. [یہ حدیث ان خواتین کی لئی قابل توجہ ہی کہ وہ بینا لوگوں سی پردہ تو نہین کرتین بلکہ میک اپ کرکی بن تھن کر دل موہ لینے والے عطریات لگا کر غیر مردوں کے ساتھ مسکرا مسکرا کر باتیں کرنے سے لذت اٹھاتی ہیں اور اس حرام عمل کو تجدد اور عورت کی آزادی سمجھتی ہیں].
بحارالأنوار: ج 43، ص 91، ح 16، إحقاق الحقّ: ج 10، ص 258.

31.ترک دنیا اور غاصبوں کی ابدی مخالفت ...

قالَتْ (سلام اللہ علیھا): أصْبَحْتُ وَ اللهِ! عاتِقَةً لِدُنْیاکُمْ، قالِیَةً لِرِجالِکُمْ.
[فدک غصب ہوجانے اور سیدہ سلام اللہ علیہا کے استدلال و اعتراض کے بعد مہاجرین انصار کی بعض عورتیں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ کا حال پوچھنے لگیں تو سیدہ سلام اللہ علیہا نے] فرمایا: خدا کی قسم! میں نے تمہاری دنیا کو آزاد کیا اور میری اب تمہاری دنیا سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور تمہارے مردوں کی ہمیشہ کے لئے دشمن رہوں گی.
دلائل الإمامة: ص 128، ح 38، معانی الأخبار: ص 355، ح 2.

32.شیعیان اہل بیت کون ہیں؟

قالَتْ (سلام اللہ علیہا): إنْ کُنْتَ تَعْمَلُ بِما أمَرْناكَ وَ تَنْتَهی عَمّا زَجَرْناكَ عَنْهُ، فَأنْتَ مِنْ شیعَتِنا، وَ إلاّ فَلا.
فرمایا: اگر تم ہم اہل بیت عصمت و طہارت کے اوامر پر عمل کرو اور جن چیزوں سے ہم نے نہی کی ہے ان سے اجتناب کرو تو تم ہمارے شیعوں میں سے ہو ورنہ تو نہیں.
تفسیر الإمام العسکری (علیه السلام): ص 320، ح 191.

33.نئی شادی کے سلسلے میں علی (ع) کو وصیت

قالَتْ (سلام اللہ علیہا): أُوصیكَ اَوّلاً أنْ تَتَزَوَّجَ بَعْدی بِإبْنَةِ اُخْتی أمامَةَ، فَإنَّها تَكُونُ لِوُلْدی مِثْلی، فَإنَّ الرِّجالَ لابُدَّ لَهُمْ مِنَ النِّساءِ.
بی‌بی سیدہ نے اپنی عمر کے آخری لمحات میں علی (ع) کو سفارش کی: میرے بعد میری بھانجی "أمامه" کے ساتھ شادی کرنا، کیونکہ وہ میرے بچوں کے لئے میری طرح ہمدرد اور دلسوز ہے اور پھر مردوں کے لئے عورتوں کی ضرورت ہوتی ہے.
بحارالأنوار: ج 43، ص 192، ح 20، أعیان الشّیعة: ج 1، ص 321.

34.ماں کی خدمت اور اس کے ثمرات

قالَتْ (سلام اللہ علیہا): الْزَمْ عِجْلَها فَإنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ أقْدامِها و الْزَمْ رِجْلَها فَثَمَّ الْجَنَّةَ.
فرمایا: ہمیشہ ماں کی خدمت میں اور اس کے پابند رہو، کیونکہ جنت ماں کے قدموں (پاؤں) تلے ہے؛ اور تمہارے اس عمل کا نتیجہ بہشتی نعمتیں ہیں.
کنزل العمّال: ج 16، ص 462، ح 45443.

35.روزہ کس طرح ہونا چاہئے؟

قالَتْ (سلام اللہ علیہا): ما یَصَنَعُ الصّائِمُ بِصِیامِهِ إذا لَمْ یَصُنْ لِسانَهُ وَ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ وَ جَوارِحَهُ.
فرمایا: وہ روزہ دار شخص جو اپنی زبان اور کانوں اور آنکھوں و دیگر اعضاء و جوارح کو قابو میں نہ رکھے اپنے روزے سے کوئی فائدہ نہ اٹھائے.
مستدرک الوسائل: ج 7، ص 336، ح 2، بحارالأنوار: ج 93، ص 294، ح 25.

36.خوشروئی اور اس کے ثمرات

قالَتْ (سلام اللہ علیہا): اَلْبُشْرى فى وَجْهِ الْمُؤْمِنِ يُوجِبُ لِصاحِبِهِ الْجَنَّةَ، وَ بُشْرى فى وَجْهِ الْمُعانِدِ يَقى صاحِبَهُ عَذابَ النّارِ.
فرمایا: مؤمن کے سامنے تبسّم اور شادمانی جنت میں داخلے کا باعث بنتا ہےجبکہ دشمنوں اور مخالفین کے سامنے تبسم عذاب سے بچاؤ کا سبب بنتا ہے.
تفسير الإمام العسكرى (ع) ص 354، ح 243، مستدرك الوسائل: ج 12، ص 262، بحار: ج 72، ص 401، ح 43.

37.کھانے کے بعد ہاتھ دہونے کی ضرورت

قالَتْ (سلام اللہ علیہا): لا يَلُومَنَّ امْرُءٌ إلاّ نَفْسَهُ، يَبيتُ وَ فى يَدِهِ ريحُ غَمَر.
فرمایا: جو شخص کھانا کھانے کے بعد ہاتھ نہ دھوئے اور اس کے ہاتھ آلودہ ہوں؛ اگر اس کو کوئی پریشانی (بیماری وغیرہ) لاحق ہوجائے تو اپنے سوا کسی پر بھی ملامت نہ کرے.
كنزل العمّال: ج 15، ص 242، ح 40759.

38.جمعہ کے روز دعا کا بہترین موقع

قالَتْ (سلام اللہ علیہا): اصْعَدْ عَلَى السَّطْحِ، فَإنْ رَأيْتَ نِصْفَ عَيْنِ الشَّمْسِ قَدْ تَدَلّى لِلْغُرُوبِ فَأعْلِمْنى حَتّى أدْعُو.
روز جمعہ غروب آفتاب کے قریب غلام کو حکم دیا کرتے تھیں: گھر کی چھت پر جا کر بیٹھو اور جب آدھا سورج ڈوب جائے مجھے خبر کردو تا کہ میں (اپنے اور دوسروں کے لئے) دعا کروں.
دلائل الإمامة: ص 71، س 16، معانى الأخبار: ص 399، ضمن ح 9.

39.خدا تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے

قالَتْ (سلام اللہ علیہا): إنَّ اللّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَميعاً وَلايُبالى.
فرمایا: بے شک خدا تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے اور اس سلسلے میں کسی کی پروا نہیں کرے گا. [البتہ حق الناس اور شرک قابل بخشش گناہ نہیں ہیں جس پر قرآن میں بھی تصریح ہوئی ہے اور احادیث میں بھی، البتہ خدا اگر کسی کے ساری گناہ (سوائے شرک کے) بخشنا چاہے تو وہ وسیلہ ساز ہے اور اگر کسی کا اس شخص پر کوئی حق ہے تو اس کے دل میں عفو و درگذر کا احساس پیدا کرتا ہے یا اس کو انعام و اکرام سے نواز کر مطلوبہ شخص کے گناہ بخشوادیتا ہے اور یہ سارے امور اللہ کے لئے آسان ہیں.]

تفسير التّبيان: ج 9، ص 37، س 16.

40.سواری اور گھر پر مرد کا حق

قالَتْ (سلام اللّه علیها): الرَّجُلُ اُحَقُّ بِصَدْرِ دابَّتِهِ، وَ صَدْرِ فِراشِهِ، وَالصَّلاةِ فی مَنْزِلِهِ إلاَّ الاْمامَ یَجْتَمِعُ النّاسُ عَلَیْهِ.
فرمایا: ہر شخص اپنی سواری، اپنے گھر کے صدر مجلس اور اپنے گھر میں نماز قائم کرنے (اور امامت کے حوالے سے) دوسروں پر اولویت و ترجیح رکھتا ہے مگر یہ کہ امام جماعت کوئی ایسا شخص ہو جس کی امامت پر لوگوں کا اتفاق ہو اور لوگ اس کی امامت میں نماز ادا کرنا چاہیں.
مجمع الزّوائد: ج 8 ، ص 108 ، مسند فاطمه: ص 33 و 52.

41.قیامت کے روز لوگوں کی حالت سے فکرمندی

قالَتْ (سلام اللّه علیها): یا أبَهْ، ذَکَرْتُ الْمَحْشَرَ وَوُقُوفَ النّاسِ عُراةً یَوْمَ الْقیامَةِ، وا سَوْأتاهُ یَوْمَئِذ مِنَ اللّهِ عَزَّوَجَلَّ.
اباجان!(یا رسول اللہ (ص)) مجھے قیامت یاد آئے کہ لوگ خدا کی بارگاہ کس طرح ننگے پیش کئے جائیں گے اور ان کا کوئی یار و مددگار نہ ہوگا! اگر کسی کا کوئی غمخوار ہوگا بھی تو وہ اس کا عمل اور اہل بیت (ع) سے اس کی محبت و عقیدت ہوگی. وا سوآتاہ....
کشف الغمّة: ج 2، ص 57، بحار الأنوار: ج 8 ، ص 53، ح 62.

42.امت کے گنہگاروں کی شفاعت

قالَتْ (سلام اللّه علیها): إذا حُشِرْتُ یَوْمَ الْقِیامَةِ، أشْفَعُ عُصاةَ أُمَّةِ النَّبیِّ
فرمایا: جب روز قیامت محشور و مبعوث ہوجاؤں امت رسول خدا (ص) کے گنہگاروں کی شفاعت کروں گی.
إحقاق الحقّ: ج 19، ص 129.

43.میت کے لئے تلاوت قرآن اور دعا

قالَتْ (سلام اللّه علیها): فَأکْثِرْ مِنْ تِلاوَةِ الْقُرآنِ، وَالدُّعاءِ، فَإنَّها ساعَةٌ یَحْتاجُ الْمَیِّتُ فیها إلی أُنْسِ الاْحْیاءِ.
بی‌بی سیدہ نے امام علیّ (علیہ السلام) سے مخاطب ہوکر فرمایا: مجھے سپرد خاک کرنے کے بعد میرے لئے قرآن مجید کی تلاوت بکثرت کرنا اور میرے حق میں دعا کرنا کیونکہ میت کو اس حالت میں زندہ افراد کے ساتھ انس کی ضرورت ہوتی ہے.

بحارالأنوار: ج 79، ص 27، ضمن ح 13.

44.خواتین اپنے مردوں کو مشقت میں نہ ڈالیں

قالَتْ (سلام اللہ علیہا): يا أَبَا الحَسَن، إِنّی لأَسْتَحی مِنْ إلهی أنْ أُكَلِّفَ نَفْسَكَ ما لا تَقْدِرُ عَلَيْهِ.
بی‌بی سیدہ نے اپنے شریک حیات حضرت امیرالمؤمنین علیّ (علیہ السلام) سے مخاطب ہوکر فرمایا: میں اپنے معبود سے شرماتی ہوں کہ آپ سے ایسی چیز کی درخواست کروں جس کی فرااہمی آپ کے لئے ممکن نہ ہو.
أمالی شیخ طوسی : ج 2، ص 228.

45.اولاد رسول (ص) کے قاتلین کا انجام

قالَتْ (سلام اللہ علیہا): خابَتْ أُمَّةٌ قَتَلَتْ إبْنَ بِنْتِ نَبِیِّها.
فرمایا: وہ گروہ ہرگز سعادت و فلاح نہ پائے گا جو اپنے پیغمبر کے فرزند کو قتل کردے.
مدينة المعاجز: ج 3، ص 430.

46.گناہان کبیرہ سے اجتناب کے ثمرات

قالَتْ (سلام اللہ علیہا): ... وَ النَّهْیَ عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ تَنْزيهاً عَنِ الرِّجْسِ، وَاجْتِنابَ الْقَذْفِ حِجاباً عَنِ اللَّعْنَةِ، وَ تَرْكَ السِّرْقَةِ ايجاباً لِلْعِّفَةِ.
فرمایا: خداوند متعال نے شرابخواری سے نہی - معاشرے کو بدیوں اور جرائم سے پاک کرنے کے لئے – قرار دی؛ تہمتوں، بہتان تراشیوں اور ناروا الزامات سے اجتناب - معاشرے کو غضب اور نفرین سی محفوظ بنانے کے لئے – قرار دیا؛ اور ترک سرقت - معاشروں اور افراد کی پاکیزگی اور پاکدامنی کا سبب - قرار دیا.
رياحين الشّريعة: ج 1، ص 312، فاطمة الزهراء (س)؛ ص 360، خطبه معروف. احتجاج طبرسی ج1.

47.شرک کیوں حرام ہے؟

قالَتْ(علیہا السلام): وَ حَرَّمَ - اللّه - الشِّرْكَ إخْلاصاً لَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ، فَاتَّقُوا اللّه حَقَّ تُقاتِهِ، وَ لا تَمُوتُّنَ إلاّ وَ أنْتُمْ مُسْلِمُونَ(1)، وَ أطيعُوا اللّه فيما أمَرَكُمْ بِهِ، وَ نَهاكُمْ عَنْهُ، فَاِنّهُ، إنَّما يَخْشَى اللّهَ مِنْ عِبادِهِ الْعُلَماءِ.
فرمایا: خداوند سبحان نے شرک کو (مختلف امور میں) حرام کردیا تا کہ سارے لوگ اس کی ربوبیت کے سامنے سرتسلیم خم کریں اور سعادت و خوشبختی کے مقام پر پہنچیں؛ پس تقوائے الہی اپنانا اور خدا کا خوف رکھنا

جیسا کہ تقوائے الہی اور خدا کے خوف کا حق ہے؛ اور مسلمان ہوئے بغیر مت مرنا چنانچہ جن چیزوں میں تمہیں اللہ نے امر کیا ہے اور جن چیزوں سے تمہیں روکا ہے ان میں اللہ کی اطاعت کرنا کیوں کہ صرف علماء اور دانشمند افراد خدا سے خوف و خشیت رکھتے ہیں.
رياحين الشّريعة: ج 1، ص 312، فاطمة الزهراء (س) ص 360، خطبه معروف. احتجاج طبرسی ج1.

48.عترت نبی (ص) کی فرمانبرداری کے ثمرات

قالَتْ (سلام الله علیها): أمّا وَاللّهِ، لَوْ تَرَكُوا الْحَقَّ عَلى أهْلِهِ وَ اتَّبَعُوا عِتْرَةَ نَبيّه، لَمّا اخْتَلَفَ فِى اللّهِ اثْنانِ، وَ لَوَرِثَها سَلَفٌ عَنْ سَلَف، وَ خَلْفٌ بَعْدَ خَلَف، حَتّى يَقُومَ قائِمُنا، التّاسِعُ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ(علیه السلام).
فرمایا: خدا کی قسم اگر انہوں نے حق – یعنی خلافت و امامت – کو اہل حق کے سپرد کیا ہوتا اور عترت رسول (ص) اور اہل بیت (ع) کی پیروی کی ہوتی حتی دو افراد بھی خدا اور دین کے سلسلے میں ایک دوسرے سی اختلاف نہ کرتے اور خلافت و امامت کا عہدہ لائق اور شائستہ افراد سے لائق اور شائستہ افراد کو منتقل ہوتا رہتا اور آخر کار قائم آل محمد (عجّل اللّه فرجه الشّريف ، و صلوات اللّہ علیہم اجمعین) کو واگذار ہوتا جو کہ امام حسین علیہ السلام کے نویں فرزند ہیں.
الإمامة والتبصرة: ص 1، بحارالأنوار: ج 36، ص 352، ح 224.

49.دسترخوان کے بارہ آداب

قالَتْ (سلام الله علیها): فی المائدة اثنتا عشرة خصلة یجب علی کل مسلم ان یعرفها اربع فیها فرض؛ و اربع فیها سُنَّة و اربع فیها تأدیب: فامّا الفرض فالمعرفة و الرضا والتسمیة و الشکر؛ و اما السنة فالوضو ء قبل الطعام و الجلوس علی الجانب الایسر و الاکل بثلاث اصابع و لعق الاصابع؛ فامّا التأدیب فاكل بما یلیک و تصغیر اللقمه و المضغ الشدید وقلة النظر فی وجوه الناس.

فرمایا: آداب دسترخوان بارہ ہیں جن کا علم ہر مسلمان کو ہونا لازم ہے. ان میں سے چار چیزیں واجب، چار مستحب اور 4 رعایت ادب کے لئے ہیں. واجبات دسترخوان کچھ یوں ہیں: معرفت رب، رضائے الہی، شکر پروردگار، اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا؛ وہ جو مستحب ہیں یہ ہیں: کھانے سے پہلی وضو کرنا، بائیں پہلو کی جانب بیٹھنا، تین انگلیوں سے لقمہ اٹھانا اور انگلیوں کو چاٹنا اور وہ چار چیزیں جو رعایت ادب کا تقاضا ہیں یہ ہیں: جو کچھ تمہارے سامنے رکھا ہے کھالینا (اور اپنے سامنے ہی سے کہا لینا)، لقمہ چھوٹا اٹھانا، خوب چبا کر کھالینا (دسترخوان پر بیٹھے ہوئے) افراد کی طرف کم ہی دیکھنا (اور انہیں گھور کر مت دیکھنا اور تکنا مت).
تحف العقول ص ۹۶۲
1-2 – ایک طرف سے سیدہ (س) نے ابن خطاب سے مخاطب ہوکر فرمایاہے کہ میں اگر بےگناہوں پر آفت نازل ہونے کو ناپسند نہ کرتی تو بددعا دیتی اور آپ نے کسی ضمیر کا استعمال نہیں کیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ بی بی سارے ظالمین و غاصبین کے لئے اجتماعی بددعا نہیں دینا چاہتی تھیں ورنہ اس کے نتیجے میں خشک و

تر جل کر راکھ ہوجاتا جبکہ بعد کی حدیث میں خلیفہ اول سے مخاطب ہوکر فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم میں ہر نماز میں تمہیں بددعا دیتی ہوں اور اس بددعا سے مراد انفرادی بددعا ہے اور بزرگان دین اور انبیاء و اوصیاء کی انفرادی بددعا کا تعلق عام طور پر آخرت سے ہوتا ہے واضح ہے کہ انکی دعا کبھی رد نہیں ہوتی